جمعۃ الوداع

اہلِ ایمان کے دینی وملی تشخص کا مظہر

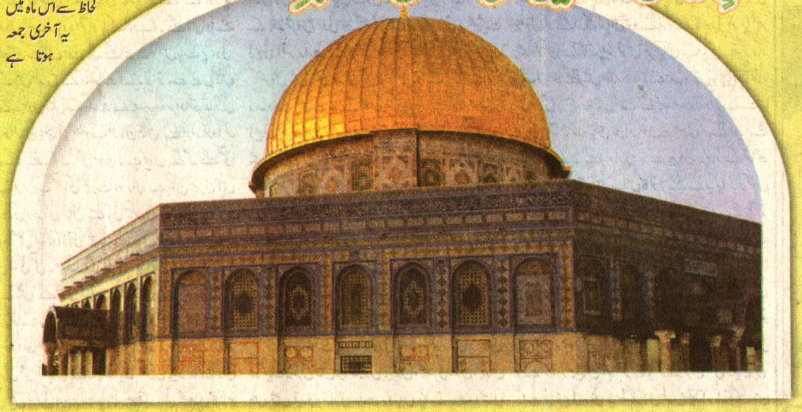

ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی

آج جمعۃ الوداع ہے، ماہِ رمضان المبارک کا آخری یوم جمعہ۔ آج مساجد میں بڑے بڑے اجتماع ہوں گے، ہر مسلمان آج جمعۃ الوداع کی ادائی کا کچھ زیادہ ہی اہتمام کرے گا۔ اچھی طرح نہا دھو کر صاف ستھرا اور پاکیزہ لباس زیب تن کرے گا، خوش بو لگائے گا اور ظاہری ستھرائی و صفائی کا مُرقّع ہوکر رُوحانی لذّت اور باطنی تزکیہ و طہارت کے حصول کے لیے مساجد میں جائے گا، ہر سمت میں کچھ یہی منظر ہوگا اسی لیے اس جمعہ کو سال بھر کے ایّام جمعہ میں ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ یوں تو سب دن اللہ تعالیٰ کے ہیں اور سب راتیں بھی مگر جمعہ کے دن کو سیدالایّام، تمام دنوں کا سردار کہا گیا ہے، احادیث میں اہلِ ایمان کے لیے اسے عید کا دن کہا گیا ہے اور عیدالفطر وعیدالاضحیٰ سے بھی جمعہ کے دن کو بڑا فرمایا گیا ہے۔ دینِ اسلام ہی میں یہ خصوصیت ہے کہ امّتِ مسلمہ کے تیوہار (تیوہار) طہارت و پاکیزگی، ایمانی اخوت اور ملّی وحدت کے آئینہ دار ہوتے ہیں، ہر جمعہ کے دن مساجد اور عبادت گاہوں میں مسلمان کچھ یہی تاثر دیتے ہیں جیسے یہ ان کا مذہبی تیوہار ہو۔ جمعہ کے دن کو بہت فضیلت ومرتبت حاصل ہے۔ یہ انسانِ اوّل ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی ولادت کا دن ہے، اسی دن اُن میں رُوح پھونکی گئی، روایات کے مطابق اسی دن انہیں بہشت میں داخل کیا گیا اور اسی دن جنت سے زمین پر اُتارا گیا، اسی دن اُن کی وفات بھی ہوئی مگر شریعت اسلامیہ میں کسی کی وفات کا سوگ تین دن سے زیادہ نہیں ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ نے حضرت آدم علیہ السلام کی وفات بھی یوم جمعہ میں ہونے کے باوجود، اُن کی ولادت کی خوشی کو برقرار رکھتے ہوئے یوم جمعہ کو ملّتِ اسلامیہ کے لیے عید کا دن ٹھہرایا ہے۔ روایتوں میں یہ بھی ہے کہ ہمارے رسولِ کریم ﷺ کی ولادت سے 560 برس پہلے کعب بن لوی وہ پہلا شخص تھا جس نے قریش کو ہر ہفتے جمعہ کے دن جمع کرکے ان کے سامنے رسولِ کریم ﷺ کی بعثت اور ان کے فضائل بیان کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اسعد بن زرارہ کے پاس انصار جمع ہوئے، وہ یوم العروبہ کو یوم جمعہ کہتے۔ جمعہ کے دن اسعد بن زرارہ انصار کے سامنے وعظ ونصیحت کرتے اور انہیں نماز پڑھاتے۔

جمعہ کے دن میں ایک خاص ساعت ایسی بھی ہے جس میں مؤمن کی جائز نیک دُعا قبول ہوتی ہے، کچھ علمائے اسلام کے مطابق وہ ساعت یوم جمعہ میں عربی کے مسنون خطبے کے درمیانی وقفے کی ساعت ہے جس میں ہاتھ اٹھائے بغیر، ہونٹ ہلائے بغیر دل ہی دل میں کوئی خاص نیک دُعا کرنی چاہیے۔ اسی یوم جمعہ کے لیے رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن (خصوصاً) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرو، جو ایک مرتبہ مجھ پر دُرود بھیجتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی دس رحمتیں ہوتی ہیں۔ جمعہ کے دن میرے اُمّتی کا بھیجا ہوا دُرود میری بارگاہ میں پیش ہوتا ہے۔ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب (شبِ جمعہ) اور یوم جمعہ میں کثرت سے مجھ پر دُرود بھیجا کرو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اُس کا گواہ اور شفیع (سفارشی) ہوں گا۔ فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ جمعہ کے دن جو مجھ پر سَو مرتبہ دُرود بھیجے گا اُس کے اَسّی برس کے گناہ معاف ہوں گے اور جو جمعہ کے دن مجھ پر سَو مرتبہ دُرود بھیجے گا وہ جنّت میں اپنا ٹھکانہ دیکھے بغیر نہیں مرے گا۔ بلاشبہ رسول کریم ﷺ سیدالانام ہیں اور جمعہ کا دن سیدالایّام ہے۔ امام شافعی، امام سخاوی، امام قسطلانی اور ابن قیم وغیرہ نے شبِ جمعہ اور یوم جمعہ میں دُرود وسلام کی کثرت کے فضائل اپنی تحریروں میں محفوظ کیے ہیں۔ یومِ جمعہ میں سورۂ کہف اور سورۂ الدخان کی تلاوت کے فضائل بھی حدیث شریف سے ثابت ہیں۔ اس دن اہلِ ایمان پر اللہ کریم کی بے پناہ رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور یہ مُرادیں پانے اور برکتیں حاصل کرنے کا دن ہے، یہ یادِ الٰہی اور دُرود وسلام کی کثرت کرنے کا دن ہے۔ اسلامی تقویم میں ہر ہفتے کے سات دنوں میں ترتیب کے لحاظ سے یوم جمعہ کو ہفتے کا ساتواں دن شمار کیا گیا ہے۔ ماہِ رمضان المبارک میں یہ دن کچھ اور زیادہ فضیلت والا ہوجاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ روزانہ ماہِ صیام میں اَفطاری کے وقت دس لاکھ افراد کی بخشش ہوتی ہے اور ہفتے بھر کی مجموعی تعداد کے برابر جمعہ کے دن بخشش ہوتی ہے۔ ماہِ رمضان المبارک کا یوم جمعہ گویا عام بخشش ورحمت کا دن ہے۔ کیا بعید ہے کہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو ماہِ رمضان کے ایّام جمعہ میں بخشش پانے والوں کی مجموعی تعداد کے برابر افرادکی بخشش ہوتی ہو۔

اس ماہِ مبارک کے رخصت ہونے کا غم بھی جمعۃ الوداع میں دامن گیر ہوتا ہے کہ نہیں معلوم اگلے برس پھر یہ مبارک مہینا نصیب ہوگا یا نہیں۔ کچھ اسی راحت وغم کے ملے جلے تاثرات لیے ہوئے مسلمان جمعۃ الوداع کی ادائیگی کے لیے مسجدوں میں جمع ہوتے ہیں، علمائے دین سے قرآن و سنت کی باتیں سنتے ہیں، اپنے عقائد واعمال کی اصلاح کرنے کا عزم کرتے ہیں، ماہِ صیام میں حاصل ہونے والی تقویٰ وتزکیہ کی تربیت کو سال کے دیگر ماہ وایّام میں باقی و جاری رکھنے کے پختہ ارادے کرتے ہیں، برائیوں اور نفس و شیطان سے بچنے کا عہد کرتے ہیں، ماہِ صیام وقیام میں جو نیکیاں کی ہوں ان کی قبولیت کی دُعا کے ساتھ ساتھ اپنے لیے، اپنے متعلقین کے لیے اور مسلمانانِ عالم کے لیے، ایمان کے ساتھ جو لوگ دنیا سے رخصت ہوگئے ان کے لیے، اپنے گھر، شہر اور وطن ہی نہیں پورے عالم اسلام کے لیے خیر وبرکت، رحمت ومغفرت، امن وسلامتی اور خوش حالی وشادمانی کی دعائیں کرتے ہیں۔ روایتوں میں ہے کہ جہاں جالیس اہلِ ایمان جمع ہوں اُن میں کوئی ایک مردِ خدا، اللہ کا ولی ہوتا ہے، کسی ایک نیک بندے کا ''آمین'' کہنا سب کی نیک دعاؤں کی قبولیت کا سبب وسیلہ ہوجاتا ہے اور جمعۃ الوداع میں تو ہر مسجد میں خوب ہجوم ہوتا ہے۔ سال بھر کے ایّام جمعہ سے کہیں زیادہ اجتماع ہوتا ہے۔ یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ جب اس ماہ میں ہر فرض پر ستّر درجے زیادہ ثواب کی بشارت ہے تو ماہِ صیام کا جمعہ ستّر ایّام جمعہ کی سی فضیلت رکھتا ہے اور اس لحاظ سے اس ماہ میں یہ آخری جمعہ ہوتا ہے اور عام بخشش ورحمت کا دن ہے۔ مسجدوں کی طرف جاتے ہوئے اور وہاں سے آتے ہوئے راستے میں حاجت مندوں میں صدقہ وخیرات کی تقسیم بھی اس دن خوب ہوتی ہے۔

۔ آج کے دن دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ عزم بھی کرنا ہے کہ ہم اللہ کریم جل شانہٗ اور اس کے رسول کریم ﷺ کی رضا کے لیے اگر ماہِ رمضان شریف میں حلال و پاک اور جائز ومرغوب چیزوں کو روزے میں چھوڑ سکتے ہیں تو سال کے باقی گیارہ مہینوں میں حرام وپلید اور ناجائز وممنوع چیزوں اور خدا و رسول ﷺ کی نافرمانی سے بالیقین اجتناب کریں گے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں پوری طرح مشغول رہیں گے، بنانِ رنگ وبُو کے امتیازات اور تفرقات میں اُلجھ کر اس پاکیزگی کو ضائع نہیں کریں گے جو اس ماہِ صیام میں ہم نے حاصل کی، بلکہ تقویٰ کو باقی رکھیں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس دنیا میں ہم اپنی مرضی سے نہیں آئے اور اپنی مرضی سے یہاں سے جانا بھی نہیں ہوگا۔ ہم اللہ کی رضا سے آئے ہیں اس کی رضا ہی سے جائیں گے تو دنیا کی چند ساعتوں کی مدّت میں بھی اللہ کی رضا کو اختیار کریں کہ اس میں ہماری کام یابی و بھلائی ہے۔ ہماری زندگی کا منشور یہ ہونا چاہیے کہ ہم کسی نیکی کو چھوٹا یا ہلکا سمجھ کر چھوڑیں نہیں اور کسی گناہ وبُرائی کو چھوٹا اور معمولی سمجھ کر کریں نہیں۔ جمعۃ الوداع میں ماہِ صیام کو الوداع کہتے ہوئے ہم اپنے ظاہر وباطن سے آلودگیوں کو بھی وَداع کردیں۔ آیئے ماہِ رمضان المبارک کو رنج وغم اور ملال سے الوداع کہتے ہوئے اور عید کی مسرّتوں کا استقبال کرتے ہوئے آج جمعۃ الوداع کے اجتماعات میں ملّتِ اسلامیہ کے اتحاد، نظم وضبط، دین کی پاس داری، شعائرِ اسلامی کے تحفظ، مسلمانانِ عالم کی بھلائی وغلبہ کی دُعائیں کریں۔ ہم سب قلبی خلوص اور نیت کی سچائی کے ساتھ مل کر دُعائیں کریں کہ ہمارے معبودِ حقیقی، ہمارے خالق و مالک، ہمارے نہایت ہی مہربان وکریم رحمٰن ورحیم ربّ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے مانگو مَیں تمہیں ضرور عطا کروں گا اور اپنے ربّ تعالیٰ سے مانگتے ہوئے اس کے حبیب کریم ﷺ کے وسیلے سے مانگیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا جس بابرکت ذاتِ اقدس کے وسیلے سے قبول ہوئی، اولادِ آدم کی دُعا بھی اسی مقدس ہستی کے وسیلۂ جمیلہ وجلیلہ اور برکت سے ضرور قبول ہوگی۔

ایک حکایت ایک سبق

شیخ سعدیؒ حکایت بیان کرتے ہیں کہ

ایک بوڑھی عورت نے اپنی تنہائی دور کرنے کے لیے بلی پال لی۔ وہ بلی کے ساتھ بڑی محبت سے پیش آتی اور تھوڑے بہت چھیچھڑے روزانہ اُس بلی کے آگے ڈالتی تھی، مگر وہ بلی تھوڑے پر راضی نہیں تھی اور شکم سیر ہونا چاہتی تھی۔ ایک روز بلی زیادہ کھانے کی حرص میں کسی رئیس کے گھر میں جا گھسی۔ وہ رئیس بہت ظالم انسان تھا۔ اُس نے ڈنڈا اٹھایا اور بے دردی سے بلی کو پیٹنا شروع کردیا۔ بلی بڑی مشکل سے جان بچا کر اپنی مالکن کے گھر اس عالم میں پہنچی کہ اُس کی ہڈی پسلی ایک ہوچکی تھی اور اُس کے جسم سے بے تحاشا خون بہہ رہا تھا۔ اُس دن کے بعد بلی نے کبھی اپنے ٹھکانے سے قدم باہر نہ نکالا اور مالکن سے ملنے والی غذا پر ہی قناعت کرنے لگی۔ بے شک، اگر انسان اپنی حرص کو کم اور اپنی ضروریات کو محدود کرلے تو بڑی مصیبتوں سے بچ جاتا ہے، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ قناعت آرام کی کنجی ہے۔ انسان اگر قناعت کا دامن ہاتھ میں تھام لے تو گنتی کی چند ضروری اشیاء ہی اُس کے گزر اوقات کے لیے کافی ہیں اور اگر زیادتی پر اُتر آئے تو دنیا کی تمام نعمتیں بھی اُسے مطمئن نہیں کرسکتیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ انسان کا بنیادی حق صرف اتنا ہے کہ اُس کے لیے ایک مکان ہو جس میں وہ رہ سکے۔ کپڑے ہوں جن سے وہ اپنا تن ڈھانک سکے۔ کھانے کے لیے روٹی اور پینے کے لیے پانی ہو۔ خود آقا کریم ﷺ کی حیات اقدس سادگی اور وقار کا بہترین نمونہ ہے۔ جامع ترمذی میں سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ کبھی آپ ﷺ کا کوئی کپڑا تہہ کرکے نہیں رکھا گیا۔ یعنی صرف ایک جوڑا کپڑا ہوتا تھا دوسرا نہیں ہوتا تھا جو تہہ کرکے رکھا جاسکتا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ مسلسل دو دو مہینے تک آپ ﷺ کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ گھر میں اکثر فاقہ رہتا تھا اور رات کو تو اکثر آپ ﷺ اور آپ کے گھر والے بھوکے سوتے تھے۔ یہ ہے کائنات کی اُس عظیم ترین ہستی کی درویشی کا بیان جسے تمام کائنات کے خزانوں کی کنجیاں سونپی گئی ہیں۔

دنیا میں ڈیڑھ ارب کے قریب مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان کی اکثریت بڑی عقیدت، پابندی اور الحمدللہ نہایت احترام و اہتمام سے روزے رکھتی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اسلامی روزے کا اعلیٰ و ارفع مقصد پرہیزگاری اور تقویٰ عرصے تک اثر کرنے والی بلڈ پریشر کی دوا دن میں ایک مرتبہ سحری سے پہلے کھائی جائے۔ زیادہ بلڈ پریشر اور قلب کے مریض روزہ قضا کرسکتے ہیں۔ حاملہ خواتین اور روزہ: حاملہ خواتین کے کئی مسائل ہیں؟ ان کی اپنی صحت کیسی ہے؟ حمل کا کون سا مہینہ ہے؟ حمل کے